2584- دین اسلام میں عورت کے ساتھ معاملات

سوال

میں اسلام کا راہی بننے کی راہ پر چل نکلا ہوں اس لیے مجھے اس عرصے کے بارہ میں جو میں نے اسلامی سوچ سے قبل گزارا ہے قلق لگا رہتا ہے اور مجھے یہ خدشہ ہے کہ میں اپنے سابقہ تجربوں کی بنا پر اللہ تعالی کے صحیح راستے پر نہیں چل سکوں گا۔
مجھے آپ اس شدید صراحت کی معافی دیں میں تو متردد ہوں کہ دین اسلام تو مردوں اور عورتوں کو مکمل تعلقات استوار کرنے کی کھلی چھٹی نہیں دیتا اس لیے میں محسوس کرتا ہوں کہ اسلام سے قبل ہی یہ مقابلہ مجھے ہلاک کر کے رکھ دے گا اور میرے اندر کو کھوکھلا کر دے گا۔
میرے تو پہلے بہت سارے تجربات ہیں اور اب میں بہت زیادہ پڑھتا ہوں کہ یہ تجربات و تعلقات اسلام میں حرام ہیں، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اپنی رغبتوں اور دین اسلام میں عورتوں سے تعلقات کی ممانعت میں تطبیق اور موافقت قائم کر سکوں؟

پسندیدہ جواب

اے کریم سائل ہمارے لیے یہ ممکن نہیں کہ ہم آپ کے بارہ میں اپنے رشک اور ہمارے دلوں میں جو آپ کی قدر و منزلت ہے اسے چھپانا ممکن نہیں، اور ہمیں اس بات کی بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کے سوال سے ایسے دلائل ظاہر ہوتے ہیں جو دین حق جو کہ دین اسلام ہے قبول کرنے کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

اور آپ نے جو تردد اور حیرت کا اظہار کیا ہے وہ ایک مفہوم اور سمجھ میں آنے والا معاملہ ہے، اس لیے کہ جب کوئی شخص حرام تعلقات کی دلدل میں دھنسا ہوا ہو اور پھر پاک صاف اور عفت و عصمت والے دین کی طرف منتقل ہونا چاہے تو وہ اس کا خدشہ محسوس کرتا ہے کہ اس کا نفس اس پر غالب آجائے گا اور وہ اس طہارت و عفت اور عصمت و پاکیزگی کے ساتھ وفا نہیں کر سکے گا جس کا مطالبہ اس سے اسلام کرتا ہے۔

لیکن ہم آپ کے سامنے ذیل میں ایسا معاملہ پیش کرتے ہیں جو آپ کو پیش آنے والی مشکلات کو عبور کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوگا اور آپ کو موقف کے لیے صحیح اور صاف شفاف تصور دے گا۔

مفروض یہ ہے کہ جو بھی دین حق کا پیروکار ہوتا ہے اس کے نفس اور اخلاق پر اس دین کا اثر ہو وہ اس طرح کہ یہ دین اس کی شخصیت کو بالکل ایک نئی شخصیت بناتا ہے اور اسے کلی طور پر جدید طرح ڈھال دیتا ہے اور اس کی زندگی کو ایک دوسرے راستے پر چلاتا ہے جو پہلے راستے سے بالکل مختلف ہوتا ہے جس وہ اسلام سے قبل جاہلیت میں تھا۔

اور اس بنیادی تبدیلی اور کلی اختلاف سے ایسا اخلاق اور اقدار پیدا ہوں گے جو اس سے قبل موجود نہیں تھے اور قلب کی تطہیر اور نفس کی صفائی پیدا ہوگی تو یہ جدید مسلم اپنے ماضی کو ایسی آنکھ سے دیکھے گا جو اسے سارے کا سارا ماضی گندہ دکھائے گی۔

اور اس کے ارد گرد معاشرے و ماحول میں جو گند اور فحاشی پھیلی ہوئی ہے اور اہل جاہلیت میں جو فحش کام اور خیانت بے پردگی پائی جاتی ہے سے اس کے شعور میں نفرت پیدا ہوگی۔

اور وہ فطرت سلیم اور دل کی پاکیزگی جسے ایام کفر اور فجور میں اس سے شیطان نے سلب کیا ہوا تھا واپس آجائے گی، اور یہ توجہ نفس کے اندر سے بخوشی پائی جائے گی اور ایسا اختیار ہوگا جس میں رضامندی شامل ہوگی جو اللہ رب العالمین کے احکامات و اوامر کے سامنے کلی طور پر سر تسلیم خم سے صادر ہوگی وہ اللہ جس نے اس شریعت اسلامیہ کو مشروع کیا اور اس دین کو نازل فرمایا جس کا نام اسلام ہے۔

ہم نے جوکچھ اوپر بیان کیا ہے اس میں دو قسم کی دلیلیں پائی جاتی ہیں :

دلیل شرع اور دلیل تاریخی :

شرعی دلیل :

اللہ تعالی کی کتاب قرآن مجید میں کئی ایک مقامات پر ان آیات کا ذکر ملتا ہے جس میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{ایسا شخص جو پہلے مردہ تھا توہم نے اسے زندہ کردیا اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور دیا کہ وہ اس نور کو لئے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے ، کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو تاریکیوں سے نکل ہی نہیں سکتا ؟ اسی طرح کافروں کو ان کے اعمال خوشنما معلوم ہوتے ہیں } الانعام (122) ۔

اور ایک مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

{اور وہ لوگ اللہ تعالی کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے اللہ تعالی نے قتل کرنا منع کردیا ہو وہ حق کے سوا اسے قتل بھی نہیں کرتے ، اور نہ وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں ، اور جو کوئی بھی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا ۔

اسے قیامت کے روز دوگنا عذاب دیا جائے گا اور ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا ۔

سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کرلیں ، اور ایمان لائیں ، اور اعمال صالحہ کریں ، ایسے لوگوں کے گناہوں کو یقینا اللہ تعالی نیکیوں میں بدل دیتا ہے ، اللہ تعالی بخشنے والا بڑا مہربانی کرنے والا ہے } الفرقان (68-70) ۔

مفسرین نے اللہ تعالی کے اس **{ ایسے لوگوں کے گناہوں کو یقینا اللہ تعالی نیکیوں میں بدل دیتا ہے }** فرمان کے بارہ میں کہا ہے کہ :

کہ انہوں نے اپنے برے اعمال کو اچھے اعمال میں بدل دیا ۔

علی بن ابوطلحہ نے اس آیت کے بارہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ یہ وہ مومن لوگ ہیں جو اپنے ایمان لانے سے قبل معصیت وگناہوں میں گھرے ہوئے تھے تو اللہ تعالی نے انہیں ان برائیوں سے پھیر کر نیکیوں کی طرف لا کر ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا ۔

اور عطاء بن ابورباح رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ :

یہ دنیا میں ہے کہ آدمی کسی قبیح اور گندی صفت پر ہوتا ہے پھر اللہ تعالی اسے خیر و بھلائی سے بدل دیتا ہے ۔

اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

اللہ تعالی نے جوان کی بتوں کی عبادت تھی اسے اللہ ورحمن کی عبادت میں بدل ڈالا ، اور ان کے مسلمانوں سے لڑنے کو مشرکوں سے قتال میں بدل دیا ، اور ان کے مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح کو مسلمان عورتوں کے ساتھ نکاح کو بدل دیا ۔

اور حسن بصری رحمہ اللہ تعالی عنہ کا قول ہے :

اللہ تعالی نے ان کے برے اعمال کو اچھے اعمال سے بدل ڈالا، اور شرک کو اخلاص و توحید اور فسق و فجور کو احسان کے ساتھ تبدیل کردیا، اور کفر کو اسلام میں تبدیل کر کے رکھ دیا۔

ابوعالیہ، قتادہ، اور ایک جماعت رحمہ اللہ اجمعین کا بھی یہی قول ہے۔ دیکھیں تفسیر ابن کثیر۔

تاریخی دلیل :

اس میں بہت سے لوگوں کے قصے ہیں جو کافر تھے اور جب مسلمان ہوئے تو ان میں کس طرح تبدیلی واقع ہوئی اور ان کے معاملات کس طرح سیدھے ہوئے، ان واقعات وقصوں میں سے ایک ذیل میں دیا جاتا ہے :

ایک شخص جسے مرثد بن ابومرثد رضی اللہ تعلی عنہ کہا جاتا تھا جو ایک مسلمان تھے اور مشرکوں کے علاقے مکہ سے مسلمان قیدیوں کو اٹھا کر مسلمانوں کے علاقہ مدینہ نبویہ میں لاتے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

مکہ میں ایک فاحشہ عورت جس کا نام عناق تھا یہ عورت ایام جاہلیت میں ان کی گرل فرینڈ تھی اور انہوں نے خود مکہ میں ایک قیدی سے وعدہ کیا ہوا تھا کہ وہ اسے مکہ سے اٹھا لائیں گے۔

مرثد بن ابومرثد رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک چاندنی رات میں مکہ آیا اور ایک دیوار کے سائے میں پہنچا وہ بیان کرتے ہیں کہ عناق آئی اور اس نے دیوار کے قریب میرا سایہ دیکھا اور جب وہ قریب آئی تو مجھے پہچان کر کہنے لگی مرثد ہو؟ میں نے جواب دیا ہاں مرثد ہوں۔

وہ کہنے لگی خوش آمدید آؤ ہمارے پاس رات بسر کرو، مرثد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسے کہا اے عناق اللہ تعالی نے زنا کاری حرام قرار دی ہے۔

تو اس نے زنا نہ کرنے کا انتقام لیتے ہوئے چیخ کر کفار کو کہا اے خیموں والو یہ آدمی تمہارے قیدی اٹھا کرلے جاتا ہے تاکہ وہ اسے پکڑلیں۔

مرثد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پیچھے آٹھ آدمی بھاگے اور انہوں نے ان سے نجات کس طرح حاصل کرنے کا طریقہ بھی ذکر کیا۔

تو یہ قصہ اللہ تعالی کے اس فرمان کا سبب نزول بن گیا :

{زانی مرد زانیہ یا مشرکہ عورت کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتا اور زنا کار عورت بھی زانی یا مشرک مرد کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتی اور ایمان والوں پہ حرام کردیا گیا ہے} النور (3) سنن ترمذی حدیث نمبر (3101)۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

تو اس قصہ سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد اس آدمی کی حالت کس طرح بدل چکی تھی کہ وہ اس حرام فعل سے رک گیا جو اس کے سامنے پیش کیا گیا، اور اسی طرح اسلام لانے کے بعد عورت کی بھی یہی حالت ہوتی ہے جس کے بارہ میں ہم مندرجہ ذیل قصہ پیش کرتے ہیں :

عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں کہ جاہلیت میں ایک فاحشہ عورت تھی جس کے پاس سے ایک مرد گزرا یا وہ کسی مرد کے پاس سے گزری تو اس مرد نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہ عورت کہنے لگی رک جا۔ یقینا اللہ تعالی شرک کو ختم کردیا اور اسلام لے آیا ہے تو وہ مرد اسے چھوڑ کر چلتا بنا۔۔

اسے امام حاکم رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط پر ہے لیکن انہوں نے روایت نہیں کیا۔

اگر آپ اسلام قبول کریں اور آپ اس میں سچے ہوں شریعت اسلامیہ پر استقامت اختیار کریں اور جس طرح اللہ تعالی نے واجب قرار دیا ہے اس کی عبادت کریں اور اس کے احکامات کی پابندی کرتے ہوئے جس سے روکا گیا ہے اس سے رکے اور جس کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس سے رک جائیں توان شاء اللہ تعالی آپ ان مشاکل سے نجات حاصل کرلیں گے جو سوال میں آپ نے ذکر کی ہیں ، یہ آپ کے پیش ہی نہیں آئیں گی ۔

پھر آپ کے پاس ایسے وسائل بھی ہیں جن کی بنا پر آپ عفت و عصمت حاصل کرسکتے ہیں اور اپنے آپ کو ارتکاب حرام سے بچاسکتے ہیں ۔

ان وسائل میں سے شادی بھی ایک وسیلہ ہے جو کہ شریعت اسلامیہ کا حکم بھی جو بھی صاف شفاف راستے پر چلتا ہے اسے کس حل اور تالاب کی ضرررت نہیں رہتی جس میں غوطے لگائے جائیں ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو جتنی جلدی ہوسکے ھدایت نصیب فرمائے ، اور آپ کے سب معاملات میں آسانی پیدا فرمائے اور آپ سے شر و برائی دور کردے ۔

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرمائے ۔ آمین یا رب العالمین ۔

واللہ اعلم .